سوال

ہ غیر فقیہ تھے؟ 12

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تہ حنفی کی وہ کونسی کتاب ہے جس میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنھا کونا سمجھ لکھا گیا اور کیوں لکھا گیا ہے؟ لکھنے والے کا نام اور کتاب کا نام لکھئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ننے والے حوص وعوام کی حالت یہ ہے کہ جب کسی صحابی کا فتوی یا قول امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مواقف ہو تو اُس کی تعریف و توصیف میں زمین وآسمان کے قلبے ملا دیتے ہیں اور اگر مخالف ہو تو غیر فقیہ و غیر مجتہد اور اعرابی کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ سیدنا ابوہریر رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ اِس لیے کہا گیا کہ وہ رسول ال

ی,1015)

''اونٹنی اور بکری کا دودروک کر نہ بیچو اور جو آدمی ایسا جانور خرید لے تو وہ دودھ دوہنے کے بعد اس کی اپنی مرضی ہے اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو اُس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی ساتھ دے''۔

ار۹،۷ امیں لکھا ہے "فان ھذا الحدیث مخالف للقیاس من کل وجہ" کہ اگر یہ روای عدالت اور ضبط کے ساتھ معروف ہو فقیہ نہ ہو جیسا کہ انس وابوہریرہ رضی اللہ عنھا ہیں تو اگر ان کی حدیث قیاس کے موافق ہوگی تو اس پر عمل کیا جائے گا اور اگر قیاس کے خلاف ہوگی تو ضرورت کے تحت چھوڑ دیا جائے گا وگرنہ ہر

۔

اِس لئے حنفیوں نے کہا کہ اب ہم دیکھیں گے اس حدیث کا راوی کون ہے؟ اگر راوی فقیہ ہوا تو حدیث لی جائے گی اور قیاس کو ترک کیا جائے گا اور اگر راوی غیر فقیہ و غیر مجتہد ہوا تو قیاس کو مانا جائیگا اور حدیث کو چھوڑا جائیگا۔

ار۹،۷ ا، اصول شاشی ۷۵، الحسامی مع شرح النظامی ۷۵، اصول بزودی ۱۵۹ 'التوضیح والتوبیح ۴،۳ 'اصول سرخی ۳۴۲/۱ اور مراۃ الاصوال وغیرہ میں موجود ہے۔

ہ :

اِن عرف بالعدالة والضبط دون الفقة کأنس وابی ہریرۃ اِن وافق حدیثہ القیاس عمل بہ وغن خالفہ لم یترک اِلا بالضرورۃ لانسد باب الرائ من کل وجہ"

ں ۲۴۴/۲ میں مروی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری ۳۶۵/۴ پر رقمطراز ہیں کہ :

اظن اَن لھذا النکتۃ اَورد البخاری حدیث ابن مسعود عقب حدیث اَبی ہریرۃ اِشارۃ منہ اِلی ابن مسعود قد اَفتی بوفق حدیث اَبی ہریرۃ فلولا اَن خبر ابی ہریرۃ فی ذلک ثابت لما خالف ابن مسعود القیاس الجلی فی ذلک"

ین ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث اس لئے نقل کی تاکہ معلوم ہو کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے ساتھ فتویٰ دیا۔ اگر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت نہ ہوتی تو ا

"لکن ہہنا دقۃ قویۃ وہی ان ہذا الحدیث جاء فی البخاری بروایۃ عبداللہ بن مسعود اَیضا والحال اَنہ معروف بالفقہ والاِجتہاد (احسن الحواشی 73)

یہاں وقت قوی یہ ہے کہ یہی روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بخاری میں مروی ہے اور حقیقت حال یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فقہ واجتہاد میں مصروف ہیں

اسلئے بعض حنفیوں نے اس اصول سے جان چھڑانے کیلئے کہا کہ یہ قاضی ابو یوسف کے شاگرد عیسی بن ابان کا قاعدہ ہے۔ مگر ان کی جان خلاصی اس قانون سے کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور لاً اس لئے کہ ان کے اصول کی معتبر کتابوں میں یہ قانون موجود ہے۔ جس کی بناء پر یہ حدیث مصراۃ کو رد کرتے ہیں اور یہ قانون

یہ ۲۸۸/۱ پر لکھتے ہیں :

الاَصل عندنا اَن الروای اِن کان معروفا بالعدالۃ زا لحفظ والضبط دون الفقۃ والاِجتہاد مثل اَبی ہریرۃ واَنس بن مالک فاِن وافق حدیثہ القیاس عمل بہ واِلالم یترک اِلا لضرورۃ وانسد باب الرای ۃ تمامہ فی اَصول الفقۃ"

ہمارے نزدیک قاعدہ یہی ہے کہ اگر راوی عدالت حفظ اور ضبط میں تو مصروف ہو لیکن فقاہت واجتہاد کی دولت سے محروم ہو جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں تو اگر ان کی حدیث قیاس کے مطابق ہوگی تو عمل کیا جائیگا اور اگر قیاس کے خلاف ہوگی تو بوقت ضرورت چھو

ع کر دیا جا

یہاں یہ بات ضرور یاد رہے کہ اصل صرف کتاب وسنت ہے اس کے برعکس قیاس وفرع ہے۔ اصل کو فرع کے ساتھ رد کرنا مردود وباطل ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت قیاس کے بھی مطابق ہے۔ تفصیل کیلئے امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی اعلام الموقعین کا مطالعہ کیجئے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

1ج

محدث فتویٰ